آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟

محمد یوسف گوجر۔ فیصل آباد

پاکستان میں گذشتہ دس بارہ سالوں سے جو بھی حکومت آئی اس نے وطیرہ بنالیا ہے کہ بجٹ سے پہلے اور بجٹ کے بعد اشیاء کی قیمتیں بڑھا دی جائیں۔ بجٹ 2001 کی آمد آمد ہے موجودہ فوجی حکومت نے فرنس آئل پٹرول کی قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ آٹے کی قیمت میں 25 روپے تھیلا اضافہ کر دیا ہے۔ چائے کی قیمتوں میں چالیس روپے فی کلو اضافہ' سیمنٹ کی بوری میں 5روپے حالانکہ عالمی منڈی میں فرنس آئل کی قیمتوں میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ لیکن پاکستان میں قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ بیورو کریسی کسی خاص پلاننگ کے تحت فوجی حکومت کو عوام کی نظروں سے گرانا چاہتی ہے۔ 12 اکتوبر کے اقدام سے جنرل مشرف کو پزیرائی ملی تھی وہ 8 ماہ ہی میں تیزی سے نیچے کی طرف آرہی ہے۔ عوام کی خواہش تھی کہ تمام فیصلے فوری اور دوررس ہوں گے۔ کرپشن بے روزگاری لوٹ مار میں کمی واقع ہو گی۔ ہر طرف امن ہی امن ہو گا مگر عوامی توقعات پوری نہیں ہو سکیں۔ پاکستانی آرمی پر لوگوں کو اعتماد ہے پاکستانی آرمی محب وطن ہے اس میں ڈسپلن بھی ہے اسے مانیٹرنگ اور سول اداروں کے سپرد کر کے کرپٹ کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ آرمی کو سول اداروں سے نکال کر سول بیورو کریسی کو کنٹرول کیا جائے اور مہنگائی کے سیلاب سے عوام کو نجات دلائی جائے۔ بیورو کریٹس کو سرکاری کوٹھیاں' بجلی' پانی' گیس' ٹیلی فون اور جو دوسری سہولیات فری ملتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو عام آدمی کے مسائل کا علم نہیں ہوتا۔ ان تمام بڑے بڑے بنگلوں کو بیچ کر پاکستان کا قرضہ اتارا جائے اور بیورو کریٹس ہاؤس الاؤنس اور دوسرے لوازمات کے لئے رقم سالم نہ دی جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو بیورو کریسی کو عام لوگوں کے مسائل کا بخوبی علم ہو سکے گا۔ بڑے بڑے رہائشی بنگلوں پر پابندی لگا دی جائے اور سامان آسائش پر بھی سختی سے پابندی لگائی جائے تو آئے دن کی مہنگائی اور مزید ٹیکس سے جان چھوٹ سکتی ہے۔

جنرل پرویز مشرف سے دردمندانہ اپیل ہے کہ یہ پسی ہوئی قوم مزید قربانیاں نہیں دے سکتی۔ اسے حوصلے اور وسائل کی ضرورت ہے یہ قوم محب وطن ہے اور یہ پاکستان سے محبت کرتی ہے اگر پاکستان کو مضبوط اور مستحکم دیکھنا ہے تو پھر اس طبقہ کو مراعات دینا ہوں گی اور یہ عہد کرنا ہو گا کہ ہمیں اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اپنے ملک کو از سر نو تعمیر کرنا ہو گا اور آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک سے نجات حاصل کرنا ہو گی۔ یہی پاکستان کی خوشحالی کا راستہ ہے۔ بجٹ سے پہلے تمام ضروری اشیاء کی قیمتوں پر نظر رکھنا ہو گی اور مفاد پرست طبقہ پر نظر رکھنا ہو گی کہ کون کس وقت پاکستان کی عوام کو نقصان پہنچانے کی سازش کر رہا ہے اور ایسا کون کر رہا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟